20165 ـ كيا سفرميں روزہ ركھنا افضل ہے يا چھوڑنا ؟

سوال

رمضان المبارک ميں روزے كى حالت ميں سفر كرنے والے كے ليے روزہ افطار كرلينا افضل ہےيا مكمل كرنا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

آئمہ اربعہ اورجمہور صحابہ كرام اورتابعين كا مسلک ہے كہ سفر ميں روزہ جائزاورصحيح ہے اوراگر مسافر روزہ ركھ لے تو وہ ادا ہوجائے گا ـ

ديكھيں الموسوعۃ الفقھيۃ (73) ـ

ليكن افضليت ميں تفصيل ہے :

پہلى حالت :

جب سفرميں روزہ ركھنا اورچھوڑنا برابر ہو ، يعنى مسافر پر روزہ اثر انداز نہ ہو تواس حالت ميں مندرجہ ذيل دلائل كے اعتبار سے روزہ ركھنا افضل ہوگا :

ا – ابودرداء رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ہم رمضان كے مہينہ ميں سخت گرمى كے اندر نبى صلى اللہ عليہ وسلم كےساتھ سفر پر نكلے اورگرمى كى وجہ سے اپنے ہاتھ سر پر ركھتے تھے ، اورہم ميں نبى صلى اللہ عليہ عليہ وسلم اورعبداللہ بن رواحہ كے علاوہ كسى اورشخص كا روزہ نہيں تھا ـ

صحيح بخارى حديث نمبر (18945) صحيح مسلم حديث نمبر (1122) ـ

ب ـ نبى صلى اللہ عليہ وسلم برى الذمہ ہونے ميں جلدى كرتے تھے ، كيونكہ قضاء ميں تاخير ہوتى ہے ، اوررمضان كے روزوں كى ادائيگى كو مقدم كرنا چاہيے ـ

ج ـ مكلف كے ليے اغلب طور پر يہ زيادہ آسان ہے ، اس ليے كہ لوگوں كے ساتھ ہى روزہ ركھنا اورافطار كرنا دوبارہ نئے سرے سے روزے شروع كرنے سے زيادہ آسان ہے ـ

د ـ اس سے فضیلت کا وقت پایا جاسکتا ہے ، کیونکہ رمضان باقی مہینوں سے افضل ہے اورپھریہ وجوب کا محل بھی ہے ۔

ان دلائل کی وجہ سے امام شافعی کاقول راجح ہوتا ہے کہ جس مسافر کے لیے روزہ رکھنا اورافطار کرنا برابر ہوں اس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے ۔

دوسری حالت :

روزہ چھوڑنے میں آسانی ہو ، تویہاں ہم یہ کہیں گے کہ اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے ، اورجب اسے سفرمیں روزہ رکھنا کچھ مشقت دے تواس کا روزہ رکھنا مکروہ ہوگا ، کیونکہ رخصت کےہوتے ہوئے مشقت کا ارتکاب کرنا صحیح نہیں اوریہ اللہ تعالی کی رخصت قبول کرنے سے انکار ہے ۔

تیسری حالت :

اسے روزہ کی بنا پرشدید مشقت کا سامنا کرنا پڑے جسے برداشت کرنا مشکل ہو توایسی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہوگا ۔

اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے :

امام مسلم نے جابر رضي اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح میں مکہ کی طرف رمضان المبارک کے مہینہ میں نکلے اورروزہ رکھا جب کراع الغمیم نامی جگہ پر پہنچے ، تولوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا اوراوپر اٹھایا حتی کہ لوگوں نے دیکھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی نوش فرمایا ، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے ابھی تک روزہ رکھا ہوا ہے ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : یہی نافرمان ہیں یہی نافرمان ہیں ۔

اورایک روایت میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزے کی وجہ سے مشقت ہو رہی ہے اوروہ اس انتظار میں ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1114) ۔

لھذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشقت کے ساتھ روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا ۔

دیکھیں الشرح الممتع للشیخ محمدابن عثیمین رحمہ اللہ (6 / 355) ۔

امام نووی اورکمال بن ھمام رحمہم اللہ تعالی کہتے ہیں :

سفرمیں روزہ نہ رکھنے کی افضلیت والی احادیث ضرر پر محمول ہیں کہ جسے روزہ رکھنے سے ضررپہنچے اس کے حق میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے ، اوربعض احادیث میں تو اس کی صراحت بھی موجود ہے ۔

احادیث میں جمع اور تطبیق دینے کے لیے یہ تاویل کرنا ضروری ہے کیونکہ کسی ایک حدیث کے اھمال یا بغیرکسی قطعی دلیل کے منسوخ کے دعوی سے یہ زیادہ بہتر ہے ۔

اورجن لوگوں نے سفرمیں روزہ رکھنا اورنہ رکھنا دونوں کو برابر قرار دیا ہے وہ مندرجہ ذیل حدیث عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے استدلال کرتے ہیں :

وہ بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفرمیں روزہ رکھ لوں (کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے) ؟

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب میں ارشاد فرمایا :

اگرچاہو تو روزہ رکھ لو ، اوراگر چاہوتو نہ رکھو ۔ متفق علیہ ۔ .